مرثیہ

سر پیٹا کے زینب روت ہیں اب ٹوٹ گئی من کی آسا — کبھو کیسے موکو چین پڑے بیرن کا حلق کٹا پیاسا
گھر بار لٹا اور دیس چھٹا کوئی میت نہیں موے پاسا ۱؎ — چل بسیے زینب وا نگری جہاں بیر حسین کیو باسا
یاں تو اس خونی جنگل میں کو کت ہوں ننگے سیس کھڑی — تپتی ہے دھرتی دھوپ پیتی بن سر ہے دائی لوتھ پڑی

جا کا نانا مصطفےٰؐ پتا شاہِ مردان
بی زہرا کا لاڈلا بیر حسن کی جان

دکھ کی بدلی گھر آوت ہے جھرنے نیر لگاوت ہے — آنسو پل پل انڈاوت ہے بوچھاراں مینھ برساوت ہے
کالی رین ڈراوت ہے جیورا مورا گھبراوت ہے ۲؎ — آہیں ہر واکی جاوت ہے غم کی بجلی چمکاوت ہے
لوہو سے بھرے کنبے کے بھرتال تلیاں چھلکت ہیں — گھمدوں سے بیر حسینا کے بوندیاں لالی کی ڈھلکت ہیں

یارب میں ہوں باوری بھیجت ہوں لہو پردیس
جوں کوئلیا کوکتی کالا کر کے بھیس

اے راج قضا کے سن بیرا ہوں کر لے موپر مہر و میا — تو پہلے مجھ دکھیا کا رت بتیا لے کھڑی نیر ددا
لوہو مالی گوندھ کے گارا کر چن چن کر دیوار بنا ۳؎ — ہوں ڈھو کر گارا دوں اک غم کا ایسا باغ بنا
دل کے واکن سے پھول رہی وابوا اندر پھلواری — آہوں کے بھونرے گونج رہے ہوں پھول گھمی کی بہاری

لالی لہو حسین کی لالہ گھڑا دکھائے
بیر حسن کے زہر کی ہریالی نبھائے

زہرا کے پیاروں کی لوتھن پڑیاں جنگل کے کانٹوں پر — پھولوں سے پنڈے سگرن کے پھوٹے ہیں کانٹے تن بھیتر
گھاؤں سے لوہو ٹپکت ہے وا مظلوموں کو اٹھوا کر ۴؎ — اے راج قضا کے سن بیرا وا بلوا اندر لا لا دھر
چن چن کے کانٹے سگرن کے ہر کیاری بھیتر گور کھدا — نہلا کر بے تقصیروں کو کفنا کر بھوئیں کے بیچ گڑا

ہوئے ہر ہر گور پر ہر بروے کی چھاؤں
اہل حرم چھاؤں تلے رو دیں لے لے ناؤں

www.emarsiya.com

کوئی گور سرہانے قاسم کے ہریالا لمبے پیڑ لہرا — سبزے سے زہر حسن جی کے ہو کونپل ڈالی پات ہرا
گنگنے کی صورت واکا پھل ہر ڈالی سے ہو ٹوٹ پڑا — شه — کلیاں ری مہنی یوں جھومیں جوں سہرا لبلبے پھول بھرا
زہرا کی پوتی سیدانی ہریالی پیڑ کے چھاؤں تلے — بندرے قاسم کے گور کنے سر پیٹے رو رو ہاتھ ملے

ہوں زینب تدیوں کہوں بنرے کو کرلائے

یا بروے کو سینچے نینا نیر بہائے

عباس علی کی تربت کنے لہو کی نہر جھلکتی ہو — اور گور کنارے علم کھڑا اک سوکھی مشک لٹکتی ہو
جھاؤ اور ندم کی چھپیاں میں بھورانی دکھڑا بکتی ہو — لے — گھروالی واکی ڈھک لاگی بپتا کی ماری تکتی ہو
کلثوم لقڑی بھجادت ہواسے بہنی ہم کاہ کریں — کب آگ یا بروا سدا رہے جل بھرنی میں باڑ و بہ رہیں

لوگ جگت میں گھٹت رہیں تج دونوں کا کاس

ندی کنارے رو کہ رات روٹھ ہوسے بناس

اکبر غازی کی تربت پہ کوئی ایسا بروا چھائے ہے — ہر ڈالی واکی برچھی ہو نینا پر پھل چمکائے رہے
اکبر کے غم کی تیلی کا ہر انیاں جگرا کھائے بہے — شے — لہو تربت پہ ٹپکت ہو کلثوم پھر بھی چلائے مہے
ہوں دکھیا زینب یوں پوچھوں تو کاہے کا رو دہ دت ہے — وہ بولے منہ سوں لے بہنی کنبہ ہی سگرا سودت ہے

اٹھ اکبر کے پائیتی ابھوئیں کھود گڑ جاؤں

یا بروے کے پھول پہ بھونرا ہو منڈلاؤں

اصغر بھولے کی تربت پر کوئی خس کا بنگلہ چھایا ہو — اور گھناں گھناں چہوں طرف ننھے بوٹوں کا سایا ہو
دابنگلے بھیتر ہو بھرا نالی جھولا لٹکایا ہو — شه — اک لال پنگوڑی جھولے میں صندل کا ہر اک پایا ہو
چھوٹی سی ڈوری بپتا کی کھینچت ہو بانو پاس کھڑی — ہوں زینب جھونکے دے دے کر اصغر کو روؤں کھڑی کھڑی

بانو زینب کہا کریں یا دکھ میں کرتار

پھوپھی ماں کو کیڑ بالک جھولن ہار

تربت پہ بیر حسینا کی پھلوا کی چادر مہکت ہو — ہریالی زہر حسن جی کی وا گور کی چھاتی ابکت ہو
شبیر کے درسن کا پیاسا جیرا حیدر کا گھٹ ہو — شے — زہرا کے دل کا داگ جگر لالہ کے رنگوں دکت ہو
ہوں زینب دکھیا کیس کھلے سرپیٹ بکھانو یو بتیاں — اے بیر حسینا تمرے کن کس ہاتھ پٹھاؤں لکھ پتیاں

www.emarsiya.com

مجھ بہنی کی بپت کی کون کھبر پہونچائے
ایسے بگڑے جان سے پاتی آئے نہ جائے •

سن راج قضا کا یوں بولائے زینب کلثوم رت سب ۔ تو جاکے کارن رو دت ہے وا باگ جنت ماں سورت ہے
جو ظلم تکھا ہے بد مغا نے مظلوموں پر ہو رت ہے ۱۰ رحمت ہے تو کو یوں چھوڑا بیرن کے غم تے عورت ہے
جب تھرے دکھیا بین سے کب دیسا موت وک بینے ۔ ز دانا تو را ہو دے گا محشر کے دن کرتار کنے
شام نگر کی ڈگر میں تو کو بندی ٹھور
ابھی بپت ہے کاٹنی کہنی کئی سے اور

تب زینب دکھیاں بھیتر لاشے پر بیر کے دہائے گری ۔ اور بانو بی بی کیس کھلے سر پیٹ کے روتی آئے گری
کوئی چھاتی پیٹ مقتل پر کوئی کہتی مکھ سے ہائے گری ۱۱ نادان سکینہ لوتھ کنے • یا بابا کہتی چلائے گری
دو نیم دھرم کی سیدانی قاسم کی بنڑی بن باسی ۔ گل پھانسی ہاتھ زنجیر دکھ اڈھک لوتھ کی جبتی تھی پیاس
سیس جھدریا نہ رہی لوٹی گئی بدیس
شام نگریا جات ہوں کینے بھلواں بھیس

نہ ہاتھ مہر دا اوٹن کی عابد بھی گلے پر طوق دھرے ۔ بابا کی لوتھ نہارت ہیں وارن بھیتر درد نین بھرے
پل پل آنسو ٹپکائے جدا سر دھول اڑا یوں بین کرے ۱۲ اب کون کھبریا لے ہمری بن بنیاں سرور جو جب مرے
ماں بہنیں پھوپھیاں سنگ ہمری پردیسی قید سب دکھیاں ۔ یا حیدر تیرے دوار بنا سجاد انھیں لیجائے کہاں
اب جی میں یوں آوت ہے سب لوتھن اٹھوائے
بات نجف کی سیجیے چلیے سیس نوائے

کوئی ایسا ہمرا میت نہیں ہم سب کے بند چھڑا دیوے ۔ ماں بہنی پھوپھی کو ہمری ایک ایک چدریا لا دیوے
بٹھلا کے ان کو چھاؤں تلے ٹھنڈا پانی پلوا دیوے ۱۳ تابوت بنائے شہیدوں کی لوتھن دھروا اٹھا دیوے
سب سیس اترو ابھالوں سے تابوتن کے ک رکھ دیوے ۔ کر جو ر حرم کے آگے آ سر پیٹ کے اتنی بات کہے
اپنے اپنے لال کا سر لیجو پہچان
چلو نجف کی راہ لو لاگو اپنے دھیان

تب عابد راکو دعا کرے اور سیس اٹھالے بابا کا ۔ تابوت اٹھا دھر کاندھے پر یوں برق بنا کر جیا کا
گل کالی کفنی پیر ننگے اور نیر بہا کے آنسو کا ۱۴ منہ پھیر کھڑا اوٹن کی ؟ اور نجف کے ہو تا کا

www.emarsiya.com

کریا دحسینا باباکو دکھیوں کے ساتھ وہ آہ بھرے ... نام یداللہ دادا کا تب عابد آگے پیر دھرے

اہل حرم کہتے چلیں لیے جات ہے پوت

سیس پتا کا ہاتھ میں کاندھے پر تابوت

ماں بانو بولی عابد سے میں اصغر کو یوں لاؤں گی ... گہوارے بیچ چھوٹا سا تابوت جھلاتی آؤں گی

سنہ پھول کفن سے اصغر کا حلقوم چھپا دکھلاؤں گی ... سر کھلوا دیں چادر کیس کھلے حیدر کے دوار پے جاؤں گی

عابد بی تمہرے سنگ لاگے ہوں راہ نجف کی یوں کاٹوں ... تابوت کے پاچھے سر دھر کے تابوت اصغر لیے چلوں

یوں ڈرتی ہوئی دھردوں بھوئیں پر پاؤں سنبھال

شیس نہ لاگے لونڈ کو جھیل ہوئے نہ لال

سر پیٹ کے زینب اٹھ بولی میں جس کی پھوپھی کہلاتی ہوں ... اس جوان بہادر اکبر کا تابوت اٹھائے لاوت ہوں

رکھ دھیان میں وا کی مورت کو احمد کی صورت پاوت ہوں ... ہیں کاندھا دیتی نجف تلک کمر کی جاپ لگاوت ہوں

شمیا نہ اپنی چادر کا کیو اکر سایہ کروں گی ... پگڑی کے بدلے سیس کٹا تابوت کے اوپر دھروں گی

لہو ٹپکتے چاند سے مکھڑے پر دن رات

روپ نبی کے نور کا سیس دکھاوت جات

ماں دکھیا روے قاسم کی میں تنک نہیں سستاؤں گی ... اس اپنے پوت نویلے کا تابوت لیے بن آؤں گی

نوشہ کا مقنع لہو بھرا بنری کے سیس اڑھاؤں گی ... دولہا کا سہرا نوک ملا دولہن کے سر بندھواؤں گی

سمدھانی دونوں آوت ہوں بنری کو گہ سنگ لاگے ہو ... بنری سر پیٹت جاوت ہو تابوت بیتی تک آگے ہو

تب میں رو رو پگ دھروں چلوں یونہی دن رات

مُردوں کے سنگ جاوت ہے لٹی ہوئی برات

عباس کی بیوہ کوک اٹھی اس پانی لادن ہارے کا ... مونڈھوں سے وا کے ہاتھ کٹے اور سیس کٹا بیچارے کا

بندھوا کر گٹھری دھیرلوں گی تابوت اٹھا دکھیارے کا ... تب اُدھ نجف کی پھیر دھروں کر دھیان علی کے پیارے کا

کاندھے پر سوکھی مشک دھرے آنسو سے ندی بہاؤں گی ... تابوت اٹھائے منہ لیے ہیں جگ دکھلاتی جاؤں گی

لوگ بتادیوں کہیں بابا کے دربار

تابوتوں کی نوج کو جات لیے سردار

کلثوم نہ مانی کیس کھلے سر پیٹ کے رو رو یوں بولی ... خالی کاندھے مورے کاندھے اسوار سکینہ جو ہوتی

www.emarsiya.com

میں بھیس بنائے جوگن کا گل کنٹھا ڈالے اور جھولی — لے راکھ بھبھوت ملوں منھ سے اور گیروے رنگوں چولی
ہتیا کا کھپر ہاتھ لیے میں جنگل جنگل دھاؤں گی ۲۹ — تابوت حسینا بھائی کا یوں دیس نجف لے جاؤں گی

شاہ نجف سے یوں کہوں دیو بھکارن جان

ہمرا بیرن جیوا تجھے ہمیں ملے بھی دان

سن بول پھوپھی کے کوک اٹھی بے حال سکینہ دکھیاری — کا ہو کے کاندھے ناہ چڑھوں میں دکھیا موں دکھوں کی ماری
میں اپنے پیّاں جاؤں گی جو راہ نجف کی ہو بھاری ۳۰ — تم انگلی موری گہ لیجو کلثوم پھوپھی تھرے واری
سب تابوتن کو آگے دھر پھوپھی جی تم یاں سے چلیو — بابا کے تن کا خاک لہو تھوڑا مورے منھ سے ملیو

حیدر جی کی گود پہ جا لے کروں فریاد

چھوٹی پوتی آئی ہے دادا دیجو داد

بہن سکینہ بی بی کی قاسم کی دلھن تخت جلی — ہو بیاکل دکھیا بول اٹھی میں یوں جاؤں نجف چلی
تابوت کے آگے دولہا کے ہو مورے منھ پر راکھ ملی ۳۱ — میں سوگن بن میں بیٹھی ہوں دن رین پکاروں علی علی
رنڈ سالا پہنے ہاتھ اٹھا فریاد مچا سر کھولوں گی — جا روضہ آگے دادا کے یہ غم کی بتیاں بولوں گی

موکو گھیرے لائے ہیں کیسا یہ سنجوگ

ناقوں پر چڑھ کے آئے ہیں دولہا کے سر لوگ

اور بے والی وہ دکھیاں سب چھاتی پر دھرے یتیموں کو — اگھ بولیں سنگ تابوتن کے ہم لیے چلیں گے بچوں کو
جنگل کے کانٹے ہیں ڈستے اب ہمرے ننگے پیروں کو ۳۲ — سب کاندھا دیتے نگر نگر جاویں گے لیے شہیدوں کو
اور باندھے صف تابوتن کی جا دیس نجف میں بھرن گوں — روضے کے صدقے ہو ہو کر ہم گرد علی کی پھیران گوں

بچے اور تابوت لیے یاں تک ہم سب آئیں

یاں تک ہمری دوڑ تھی اب کیدھر کو جائیں

سر آگے کر تابوتن کے روضے کے سامنے حیدر کے — سر پیاقی کو ٹیں لیں کھلے دروازے آ کے دھر دھر کے
سب رانڈوں کی جب کوک مچی اٹھ دوڑے لوگ اگر گھر کے ۳۳ — پوچھن کو آئے دکھ ہمرا بیکل ہو آنسو بھر بھر کے
کوئی پوچھنے ہم سے لے بی بی تم کس نگری سے آئی ہو — سب دیس نجف کا کانپت ہے یہ کیسی بپتا لائی ہو

لے دکھیو ٹک چپ رہو کہو سب اپنا حال

کس کے ہاتھوں کٹ موئے سگرے تمہرے لال

www.emarsiya.com

تب ان سے ہم سر پیٹ کہیں سنتے ہو بپتا لے بھائی   کوئی ہم ہیں بہن حسینا کی کوئی زہرا جی کی بے جائی
کوئی پوتی لاگت حیدر کی کوئی اکبر اصغر کی مائی   ۲۴ے   کوئی بھائی حسن جی کی پیاری جنگل کی لوٹی دکھ پائی
اس حاکم شام نگر کا تھا اس ظالم نے دکھ دیا ہے   سب ہمرے والی مار کہیا چادر کو سر سے لیا ہے

ہم سگری سیدانیاں دھن مدینہ دیس
کربل بن ایسی لٹیں لیا فقیری بھیس

سن شہر نجف کے لوگو اسب پھر پوچھیں بپتا شہیدن کی   تابوتن میں دھر لائی ہو یہ لوتھیں کن کن لوگن کی
ہم ان سے گھر ماں کہتے ہیں یوں بے سر گھائل مردن کی   ۲۵ے   ان تابوتن میں لوتھیں ہیں زہرا کے بیٹے پوتن کی
تابوت جو سب سے آگے ہے سو اس میں علی کا بیٹا ہے   کروٹ بھی نا ہیا اس نے وہ دکھیا جب سے لیٹا ہے

بپتا لگت سجاد کا بی زہرا کا چین
ناتی ہے رسول کا ناؤں امام حسین

اور دوجے اس تابوت اندر اک پوت علی کا پیارا ہے   اپنے بھائی کے لشکر کا یہ علم اٹھانے ہارا ہے
ہیں مونڈھے دونوں کٹے پڑے اور ٹکڑے ٹکڑے سارا ہے   ۲۶ے   کربل کے بن میں گھیرا ت بن پانی ترسا مارا ہے
تیروں سے وا کی مشک چھنی تابوت تلے کچھ لٹکت ہے   گھر والی وا کی سنگ لاگی سر اپنا دے دے پٹکت ہے

جب سیتی مارا پڑا ٹوٹی من کی آس
بھائی نجف کے لوگوا نام اس کا عباس

وہ جو دے بھیتر لہو بھرا تابوت جو ایک نرالا ہے   وا کے اندر اک ننھا سا حلقوم چھدائے بالا ہے
بانو نے اس کو پالا ہے یہ بہت مرادوں والا ہے   ۲۷ے   زہرا کا چھوٹا پوتا ہے یہ پیارا بھولا بھالا ہے
یہ بچہ پیاسا ترسے تھا اور ناہ کسی نے نیر دیا   کوفے کے ظالم لوگوا نے پانی کے بدلے تیر دیا

اصغر وا کا نام ہے کھا کر تیرا چوک
موا پتا کی گود میں لوہو ہوک ہوک

دیکھو اس کے تابوت جو ہے سو وا کے برچھی مارا ہے   ہے بیر بڑا وہ اصغر کا اور حیدر جی کا پیارا ہے
پیغمبر جی کی سی صورت ہے سر وا کا کاٹ اتارا ہے   ۲۸ے   تن اس کا سارا جکڑا ہے اور چھاتی بیچ بنڑا ہے
جب ایسی صورت مل جاوے ہم دکھیاں کیسے جیویں گے   پھر ناہ کسی کا منہ دیکھیں اور بیٹھے اندھیاری رو دیں گے

پھر نجف کے لوگوا تم بھی لو پہچان
اکبر یا کا نام ہے بڑا بہادر جوان

اور جس تابوت کے سونا بے گانا سہرا بندھا ہوا
وا جس ایک نوشاہ ہے شادی کے دن کا مرا ہوا
ہے مو با ہاتھا کل بھینٹر لو بہرے وا کے بھرا ہوا ۲۹
پیرن میں مہندی رچی ہوئی اور سیس ہے اس کا کٹا ہوا
دولہن وا کی سر پیٹت ہے شبیر کی بیٹی ہے پیاری
دولہا کا مردہ لائی ہے دادا کے روضے دکھیاری
تا ہم وا کا نام ہے لگت حسن کا پوت
ارے نجف کے لوگوا ہے وا کا تابوت

یہ دن غم کی بتیاں سب دکھیاں کہہ کہہ کر ہاتھ ملتی تھیں
جو جو آوے حق بن بھیتر ہو ہو پامالی تکتی تھیں
سرور کے لوتھے پہ سر دے تھیں جو تھیں ہزاروں پٹتی تھیں ۳۰
نانا دکھلاتے بھائے تھے ہم وا ان سے نالہ کرتی تھیں
تن حال چکا را سرور کا تم شام نگریا ہو آئے ہو
پھر ہم کو بنا کفنا کر جیدھر کو پتہ ہو تم جا نہ
ہم تو یاں چالیس دن بن کے بیچ تباہ
بہت کٹی تھوڑی رہی والی حق اللہ

اب آگے بتیا دکھیوں کے تابوتوں کی میں کیا کہوں
جو کچھ بدھنا پہنچا دے تو دیس نجف میں جائے بسوں
زہرا کے سگرے پیاروں کا دکھ رو رو کر حالات پڑھوں ۳۱
حیدر کے روضے سیس نوا دن رین سکنہ یہی کہوں
تم دنیا دین کے مولا ہو میں تمرے نام بکایا ہوں
تم سب کی بنتی سنتے ہو میں اس لیے کہنے آیا ہوں
سگرا تمرے ہاتھ ہے دونوں جگت کا کام
ات ہو مو کو آبرو اُت کوثر کا جام

www.emarsiya.com